78494- کیا ہوٹل کا مالک کافروں اور روزہ نہ رکھنے والے مسلمانوں کو رمضان میں دن کے وقت کھانا فروخت کر سکتا ہے ؟

سوال

میں ایک غیر ملک میں رہائش پذیر ہوں، میرا ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے دیکھتا ہوں کہ بعض مسلمان روزہ نہیں رکھتے اور وہ بہت زیادہ ہیں اور میرے ہوٹل میں آکر دوپہر کا کھانا کھانا چاہتے ہیں، ان لوگوں کو کھانا فروخت کرنے کا حکم کیا ہے، اور اسی طرح غیر مسلموں کو کھانا فروخت کرنے کا حکم بھی بیان کریں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اسی ویب سائٹ پر بہت سے سوالات کے جوابات میں کفار ممالک میں بودوباش اختیار کرنے سے اجتناب کرنے کا کہا گیا ہے، کیونکہ وہاں رہائش رکھنے میں آدمی اور اس کے خاندان کے دین کو خطرہ ہے، نہ تو وہ اپنی اولاد کی تربیت صحیح طرح اسلامی طریقہ کے مطابق کر سکتا ہے، اور نہ ہی ان پر کنٹرول.

اور پھر ان ملکوں میں رہنے کے لیے کام کاج کا عذر پیش کرنا کوئی عذر شمار نہیں ہوتا، اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (13363) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

آپ کے مسئلہ کے متعلق عرض یہ ہے کہ : آپ کے لیے جائز نہیں کہ رمضان المبارک میں دن کے وقت کسی شخص کو کھانا پیش کریں، لیکن اگر کوئی شخص معذور ہے، یعنی اس نے شرعی عذر کی بنا پر روزہ نہیں رکھا مثلا مسافر یا مریض تو اسے کھانا پیش کر سکتے ہیں.

اور اس حکم میں کافر اور مسلمان کے مابین کوئی فرق نہیں، جس مسلمان شخص نے روزہ نہیں رکھا اسے روزہ رکھنے کا حکم تھا، اور اس نے روزہ نہ رکھ کر معصیت و نافرمانی کا ارتکاب کیا ہے، اور اسے رمضان المبارک میں دن کے وقت کھانا پینا مہیا کرنا گناہ اور زیادتی پر تعاون ہے.

اور اسی طرح کافر شخص بھی روزے اور باقی احکام پر عمل کرنے کا پابند ہے اور وہ بھی اس خطاب میں شامل ہے، لیکن اسے ان احکام پر عمل کرنے سے قبل کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام میں داخل ہونا ہوگا، اور کافر شخص کو کفر اور شریعت اسلامیہ کے احکام پر عمل نہ کرنے کی بنا پر روز قیامت عذاب دیا جائیگا، چنانچہ جہنم میں اسے دوگنا عذاب ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" محققین اور اکثر کا صحیح مذہب یہی ہے کہ : کفار شریعت کی فروعات کے مخاطب ہیں، چنانچہ ان پر بھی ریشم اسی طرح حرام ہے جس طرح مسلمانوں پر حرام ہے " انتہی.

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (39/14).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

روز قیامت کافر کا حساب کیسے ہوگا، حالانکہ وہ شریعت اسلامیہ کا مکلف نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"یہ سوال غلط مفہوم لینے پر مبنی ہے؛ کافر سے بھی وہی کچھ مطلوب ہے جو مومن شخص سے ، لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ کافر شخص پر دنیا میں یہ لازم نہیں ہے ، اس کی دلیل کہ کفار سے بھی شریعت مطلوب ہے درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

.{مگر دائیں طرف والے ، جنتوں میں مجرموں کے متعلق سوال کرینگے تمہیں جہنم میں کس چیز نے داخل کیا ؟ وہ کہینگے ہم نہ تو نماز ادا کیا کرتے تھے ، اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے ، اور ہم باتیں بنانے والوں کے ساتھ باتیں بنایا کرتے تھے ، اور ہم روز قیامت کی تکذیب کیا کرتے تھے} .المدثر.

اگر نماز ترک کرنے اور مسکینوں کو کھانا کھلانا ترک کرنے کی بنا پر انہیں سزا نہ دی جاتی تو وہ اسے ذکر نہ کرتے؛ کیونکہ اس کا اس حالت میں ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ، جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بھی اسلام کی فروعات کے مخاطب ہیں.

جس طرح یہ اثر کا تقاضا ہے ، تو اسی طرح نظر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب اللہ تعالی مومن بندے کو دینی واجبات میں کمی و کوتاہی کی بنا پر سزا دے گا تو وہ کافر کو کیسے سزا نہیں دے گا ؟

بلکہ میں تو آپ کے لیے یہ چیز بھی زیادہ کرتا ہوں کہ کافر شخص کو اللہ تعالی کھانے پینے اور دوسری ہر نعمت کے بدلے سزا دے جو نعمت اس پر کی گئی ہے .

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان پر اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جو وہ پہلے کھا چکے ، اگر وہ متقی اور ایمان والے تھے ، اور عمل صالح کیا تھا ، پھر بھی متقی اور ایمان والے رہے ، پھر تقوی اور عمل صالح کی راہ پر گامزن رہے اور اللہ تعالی اچھا کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے} .المآئدة (93).

اس آیت کا منطوق یہ ہے کہ مومن جو کچھ کھا چکے اس کا ان پر کوئی گناہ نہیں ، اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ : کافر جو کچھ کھاتے ہیں ان پر اس کا گناہ ہے " انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (2) سوال نمبر (164).

اس بنا پر کسی بھی مسلمان شخص کے لیے رمضان المبارک میں دن کے وقت کسی بھی غیر مسلم کو کھانا پیش کرنا جائز نہیں ، کیونکہ کفار بھی شریعت اسلامیہ کی فروعات کے مخاطب ہیں.

علماء کرام سے بیان کیا گیا ہے کہ : رمضان المبارک میں دن کے وقت کفار کو کھانا فروخت کرنا حرام ہے.

دیکھیں : نھایۃ المحتاج (274/5).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (49694) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .